عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

الحمد للہ والمنۃ کہ بتائید ایزدی رسالہ ہذا مسمیٰ بہ

مِفْتَاحُ الْمَنْطِق

مؤلفہ جناب شمس العلما مولانا محمد مجاہد الدین صاحب
فاضل عالم علوم عقلیہ و نقلیہ ساکن سلہٹ ملک بنگال
مدرس اول مدرسۂ عالیہ شہر سلہٹ

باہتمام مولوی مظہر علی صاحب ابن منشی محمد قاسم صاحب ساکن سلہٹ

مطبع سعیدی ریاست رامپور میں چھپا

قیمت فی جلد ۴ /

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن لا یحد بالحد الناقص والتام والصلوٰۃ علی من ہو معرف وہاد للخلق الی تصور الشریعۃ والاحکام وعلی الہ واصحابہ الذین تقدموا وسبقونا بالتصدیق حتی قال خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم بالحجۃ والتدقیق

بعد حمد [illegible] حقیر سراپا تقصیر غریق فی لجۃ الحرص والبلیہ بے بہرہ از علوم عقلیہ ونقلیہ ابو [illegible] مسعود محمد مجاہد الدین ساکن ضلع سلہٹ علاقہ کریم گنج تھانہ بدرپور پوسٹ آفیس سیری گری موضع مالو دیجاہ اسلمہ اللہ بحرمۃ حبیبہ من آفات الدنیا والآخرہ ۔ طالبان علوم وفنون کی خدمت مین گذارش کرتا ہے کہ علم منطق جسکی غایت وفائدہ خطا فی الفکر سے بچنا ہے جو اکثر علوم کے غایات وفوائد کا مرجع بہی ہے اگرچہ مفاد وغرض اوسکی فلان فلان کہا جاتا ہے باعتبار اسکے یہ علم منطق افید علوم وازید فی الاحتیاج مما سواہ ہوا اور اس علم مین کوئی رسالہ زبان اردو مین جو اس دیس کے لوگون کے افہام کے قریب ہو اور مبتدیان

اوسکو بہ سہولت سمجھ لیوین تصنیف و تالیف نہین کیا گیا نظر باین امر احقر نے
یہ رسالہ اصطلاحات منطق مین بزبان اردو لکھا - امید کہ نسیان و خطا کو
بنظر عفو و عطا ملاحظہ فرماوین - وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی و نعم الوکیل -

مقدمہ جان تو کہ علم منطق ایک آلہ اور واسطہ یا قانون و قاعدہ ہے
کہ اوسکا لحاظ و رعایت کرنا ذہن کو فکر و سوچ مین خطا ہونے سے بچاتا ہے
اور موضوع اسکا یعنی اس علم مین جسکے حالات سے بحث کرتے ہین معلوم تصوری
اور معلوم تصدیقی ہے اس اعتبار سے کہ وہ پہونچاتا ہے طرف مجہول تصوری کے
اوسکو معرّف کہتے ہین یا مجہول تصدیقی کے اوسکو حجت کہتے ہین اور غایت اور
غرض اس علم کی اسکی تعریف مذکور الصدر سے معلوم ہو گئی کہ ذہن کو خطا
فی الفکر سے بچاتا ہے

فصل جان تو کہ ہر ایک آدمی کی ایک قوۃ مدرکہ ہے کہ اوسکو ذہن کہتے ہین
اسمین صورت چیزون کی حاصل ہوتی ہین اور وہ حاصلہ علم ہے
اور علم کی دو قسمین ہین تصور اور تصدیق اگر وہ صورت حاصلہ ثابت کرنا
ایک شئے کا ہے واسطے دوسری شئے کے جیسا کہ زیدٌ قائمٌ اس میں ثابت
کرنا قیام کا ہے واسطے زید کے یا نفی کرنا ایک شئے کا دوسری سے
جیسے زیدٌ لیسَ بقائم کہ قیام کو نفی کیا زید سے پس وہ تصدیق ہے اگر ایسا
نہو تو تصور ہے جیسے کیسکے ذہن مین فقط زید کی صورت حاصل ہوتی
یا فقط قائم - قاعدہ - ذاہب کے معانی حاصل ہوتے - اور ہر ایک کی
دو دو قسمین ہین - تصور ضروری - تصدیق ضروری - تصور نظری -
تصدیق نظری - تصور ضروری وہ ہے کہ جسکے جاننے مین فکر کرنے اور
سوچنے کی ضرورت نہو جیسے جاننا گرمی اور سردی کا اور سیاہی و سفیدی کا
تصور نظری وہ جسکے جاننے مین سوچنے سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے جاننا

جہان اور فرشتہ اور جنات کا۔ تصدیق ضروری وہ ہے کہ اسمین سوچ نی تجبہ نیکی ضرورت نہین جیسے آگ گرم ہے اور سورج روشن ہے۔ تصدیق نظری وہ ہے کہ اسمین سوچنے سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا جہان کا پیدا کرنیوالا موجود ہے اور جہان سرنو سے پیدا ہے اور سوا اسکے

فصل تصور نظری کو تصور ضروری سے حاصل کرتے ہین۔ اور تصدیق نظری کو تصدیق ضروری سے حاصل کرتے ہین نظر اور فکر سے۔ اور وہ ترتیب دینا امور معلومہ کا ہے واسطے حاصل کرنے امر مجہول کے جیسا کہ تجھکو حیوان اور ناطق معلوم ہے ان دونون کو تونے ترتیب دیا اور کہا حیوان ناطق یہان سے تجھکو انسان مجہول معلوم ہوجائیگا۔ اور جیسا کہ تجھکو عالم اور حادث اور متغیر معلوم تہا۔ ان کو تونے ترتیب دیا اور العالم متغیر وکل متغیر حادث کیا اس ترتیب سے فالعالم حادث جو مجہول تھا معلوم ہوجائیگا۔ اور یہ ترتیب ہمیشہ صحیح نہین ہوتی۔ بلکہ کبھی کبھی اسمین خطا واقع ہوجاتی ہے۔ پس ضرورت پڑی ایک آلہ اور واسطہ یا قانون وقاعدہ کے جو خطا فی الفکر سے بچاوے اور وہ منطق ہے پس طالب علم پر ضرور واجب ہے کہ تجہد تمام وسعی مالا کلام علم منطق کو پڑہا کرین تاکہ اپنے کو خطا فی الفکر والنظر سے بچاوین کہ مرجع ومفاد آخری ہر علم کا یہی ہے اور دار دنیا اور دار عقبیٰ ا مین یہی امر نافع ہے۔

فصل منطقی کو بحث الفاظ سے کوئی غرض اصلی متعلق نہین اسواسطے کہ معرف اور حجت فی الحقیقت معانی ہین نہ الفاظ لیکن چونکہ سمجھانا غیر کو اور سمجھنا غیر سے بغیر الفاظ کے بہت دشوار ہے اسی سبب سے اہل منطق کو الفاظ کے لحاظ کرنیکی ضرورت ہوئی۔ باین اعتبار کہ وہ الفاظ دال ہین معانی پر

فصل دلالت ہونا شے کا ہے اسطرح پر کہ جاننے سے اوسکے جاننا شے دوسری کا لازم آوے اور شے اول کو دال کہتے ہین اور شے ثانی کو مدلول - اور اولاً دلالت کی تین قسمین ہین - پہلی دلالت وضعیہ دوسری دلالت عقلیہ تیسری دلالت طبعیہ اور ہر ایک انمین سے دو قسم ہے - لفظی و غیر لفظی - لفظیہ وضعیہ جیسے دلالت لفظ زید کی ذات زید پر - غیر لفظیہ وضعیہ جیسے دلالت خطوط و عقود و اشارات و نصب کے معانی پر انکے - لفظیہ عقلیہ جیسے دلالت لفظ دیز کی کہ سنا گیا دیوار کے پیچھے سے اوپر ہونے کسی بولنے والے کے وہان پر - غیر لفظیہ عقلیہ جیسے دلالت کرنا کارے کا کاریگر پر - لفظیہ طبعیہ جیسے دلالت اُح اُح کی درد پر - غیر لفظیہ طبعیہ جیسے دلالت سرخی کی شرمندگی پر اور زردی کی ڈرنے پر

فصل اقسام دلالت سے جو معتبر ہے وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے اسواسطے فائدہ دنیا کسیکو اور فائدہ لینا کسی سے زیادہ اسی دلالت سے ہوتا ہے اور یہ دلالت تین قسم پر ہے - دلالت مطابقی جو دلالت کرنا لفظ کا ہے تمام معنے موضوع لہ پر جیسے دلالت کرنا لفظ انسان کا پورے حیوان ناطق پر اور دلالت تضمنی - دلالت کرنا لفظ کا جزو معنے موضوع لہ پر جیسا دلالت انسان کا فقط حیوان پر یا فقط ناطق پر اور دلالت التزامی دلالت کرنا لفظ کا ہے خارج لازم معنے موضوع لہ پر جیسا دلالت کرنا انسان کا قابل علم اور صنعت کتابت پر اور اس دلالت مین اوس خارج کا موضوع لہ کو لازم ہونا ضروری ہے یعنی وہ خارج اسطور پر ہو کہ جب موضوع لہ ذہن مین آوے وہ خارج بھی ذہن مین آتا ہو

فصل دلالت مطابقی بغیر تضمن و التزام ہو سکتی ہے جہانکہ موضوع لہ بسیط ہو یعنی جزو نہ رکھتا ہو اور اسکا کوئی لازم ذہنی نہو اور تضمن اور التزام بغیر مطابقت کے

باقی نہین جاتی اسواسطے وجود جزو بدون کل اور وجود لازم بدون ملزوم کے نہین ہوتا ہے - اور وجود تضمن بدون التزام کے ہوسکتا ہے جہانکہ ایک لفظ ہو اور اس کا معنے موضوع لہ مرکب ہو اور اسکا لازم ذہنی نہو - اور وجود التزام بدون تضمن بہی ہوسکتا ہے جہانکہ ایک لفظ ہو اور اسکا معنے موضوع لہ بسیط یعنی جزر نرکھتا ہو اور اسکا لازم ذہنی ہو -

فصل لفظ اگر قصد کیا جاوے ساتھہ جزر اس لفظ کے دلالت جزر معنے پر پس وہ مرکب ہے جیسے غلام زید و زید قائم - ورنہ مفرد پس اگر اسمین صلاحیت مخبر بہ یعنی خبر ہونیکی نہو پس وہ اداۃ ہے عرف مین اہل منطق کے اور حرف عرف نحاۃ مین - اور اگر قابلیت مخبر بہ ہونیکی ہو پس دیکہنا چاہیئے کہ ازمنہ ثلثہ سے کسی پر دلالت کرتا ہی یا نہین - اول کلمہ ہے اہل منطق کے عرف مین اور فعل ہے نحاۃ کے عرف مین - اور ثانی اسم ہے - اس صورت مین اگر معنے اسکے ایک ہو اور متعین و متشخص ہو تو وہ لفظ علم ہے جیسا زید عمرو اور اگر متعین متشخص نہو تو وہ کلی متواطی ہے - اگر وہ معنے سب افراد پر برابر صادق آوے جیسا انسان اور فرس اور اگر سب افراد پر برابر صادق نہ آوے اور تفاوت ہو ساتھہ اول ہونے یا اولے ہونے یا سوا اسکے تو وہ مشکک ہے جیسے صادق آنا وجود کا واجب و ممکن پر کہ صدق اسکا واجب پر اول و اولے ہے بوجہ علیت و قدامت صدق اسکے سے ممکن پر - اور اگر معنے اسکا کثیر ہو اور ہر ایک معنے کیلئے وضع کیا گیا ہو پس وہ مشترک ہے - جیسے لفظ عین - ورنہ منقول ہے اگر مشہور ہوا ہو دوسرے معنے مین - اس صورت مین منسوب الے الناقل ہونا چاہیئے جیسا لفظ صلوۃ منقول شرعی ہے ورنہ حقیقت ہے

جیسا لفظ اسد ہے اگر استعمال کیا جائے شیر مین اور مجاز ہے اگر استعمال کیا جاوے جوان مرد مین اور اگر دو لفظ کے معنے ایک ہو تو ان دونون کو مرادف کہتے ہین جیسے مطر اور غیث کہ دونون کے معنے بارش اور جیسے لیث اور اسد کہ دونونکے معنے شیر اور اگر دونونکے معنے ایک نہو تو ان دونون کو مبائن کہتے ہین جیسے شجر کہ اوسکے معنے درخت اور حجر کہ اسکے معنے پتھر اور مرکب تام ہے اگر سکوت متکلم اسپر صحیح ہو۔ پھر وہ مرکب تام خبر ہے اگر محتمل صدق وکذب ہو جیسے زید قائم وعمرو قاعد ورنہ انشا ہے جیسے اضرب ولاتضرب۔ پھر وہ انشا اگر موضوع ہو واسطے طلب فعل کے پس اگر وہ ساتھ بڑے سمجھنے اپنے کے ہے تو امر ہے جیسے قول او سبحانہ تعالے اقیموا الصلوۃ اور اگر ساتھ برابر سمجھنے اپنے کے ہے تو التماس ہے جیسے آؤ بھائی۔ اور اگر ساتھ حقیر وکمتر سمجھنے اپنے کے ہے تو دعا اور سوال ہے جیسے اللھم اغفرلی اور اگر طلب فعل کیواسطے موضوع نہو پس وہ تنبیہ ہے جیسے لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا و یا زید و بل قام زید اور مرکب غیر تام و ناقص ہے اگر سکوت متکلم اسپر صحیح نہو۔ پھر وہ مرکب ناقص تقییدی ہے اگر جزو ثانی قید اول کا ہو جیسے غلام زید والرجل الفطن ورنہ غیر تقییدی ہے جیسے فی الدار وخمسۃ عشر

فصل مفہوم یعنی جو صورۃ کہ عقل مین حاصل ہو اگر نفس تصور اسکا مانع شرکت بین الکثیرین سے ہو پس وہ جزئی ہے جیسے زید عمرو بکر۔ اور اگر شرکت کثیرین سے مانع نہو پس وہ کلی ہے جیسے انسان۔ فرس۔ غنم پھر بعض کلی ایسی ہین کہ اسکے افراد ممتنع الوجود ہین جیسے شریک الباری یا ممکن ہین مگر پائے نہین جاتے جیسے عنقا یا فقط ایک فرد پایا جاتا ہو مع امکان الغیر جیسے شمس یا مع امتناع الغیر جیسے واجب الوجود یا اوسکے افراد

کثیر پائے جاتے ہین مع التناہی جیسے کواکب سیارہ یا عدم التناہی
جیسے آدمی - بیل - بکری

فصل کلی کی پانچ قسمین ہین - نوع - جنس - فصل - خاصہ - عرض عام
اسواسطے کہ کلی یا تمام حقیقت افراد ہے یا جزو حقیقت افراد ہے
یا خارج ہے حقیقت افراد سے - جو کلی تمام حقیقت افراد ہو وہ نوع ہے
جیسے انسان پس نوع ایک کلی ہے کہ کہا جاتا ہے افراد متفقت الحقیقت پر
جواب مین ماہو کے مثلا کوئی اگر پوچھے زید و عمرو و بکر ماہم جواب انسان
ہوگا - وہ کلی جو جزو حقیقت افراد ہو دیکھنا چاہیے کہ تمام مشترک ہے
یا نہین - اگر تمام مشترک ہے درمیان اس حقیقت کے اور دوسری
حقیقت کے اسکو جنس کہتے ہین - اور مراد تمام مشترک سے یہ ہے
کہ درمیان دونون حقیقت کے کوئی جزو مشترک خارج اس سے نہو
جیسے حیوان کہ تمام مشترک ہے درمیان حقیقت انسان اور حقیقت
فرس کے کہ انسان اور فرس باہم دیگر مشترک ہین بہت ذاتیات مین
جیسے جوہر قابل الابعاد ثلثہ نامی - حساس - متحرک بالارادہ - حیوان
ان ذاتیات واجزاء کے مجموع کا نام ہے کوئی جزو ان ذاتیات
واجزاء مین سے حیوان سے خارج نہین - پس جنس ایک کلی ہے
کہ کہا جاتا ہے امور مختلفۃ الحقیقۃ پر ماہو کے جواب مین مثلا کوئی اگر
پوچھے الانسان والفرس والبقر ماہم - جواب حیوان ہوگا - اور
ہوسکتا ہے کہ ایک حقیقت کے لیے اجناس چند ہون یعنی بعضے
اوپر بعضے نیچے جیسے حیوان کہ جنس انسان کا ہے اسکے اوپر جسم نامی
ہے اوسکے اوپر جسم مطلق ہے اوپر اسکے جوہر سب سے جو اوپر ہے
اوسکو جنس عالی کہتے ہین - اور سب سے جو نیچے ہے اوسکو جنس سافل -

کہتے ہین - اسکے جو درمیان مین ہے اوسکو جنس متوسط کہتے ہین اور جنس کی دو قسمین ہین - جنس قریب اور جنس بعید - اگر جنس جواب مین سوال ماہیت اور ہر ایک مشارک اوسکے سے واقع ہو تو جنس قریب ہے جیسے حیوان کہ انسان کے ساتھ جتنے کہ حیوانیت مین شریک ہین جس کسیکو انسان کے ساتھ ملاکر سوال کرین - الانسان والفرس والبقر ماہم یا الانسان والغنم والابل ماہم الی غیر ذلک جواب حیوان ہوگا - اور وہ جنس کہ جواب مین ہر ایک مشارک کے واقع نہو اسکو جنس بعید کہتے ہین جیسے جسم نامی کہ مشترک ہے درمیان انسان اور حیوانات اور نباتات کے لیکن جواب مین سوال انسان اور نباتات کے کہا جاتا ہے یعنی اگر کوئی پوچھے الانسان والشجر ماہما تو جواب جسم نامی کہا جاویگا اور اگر پوچھے الانسان والبقر ماہما تو جواب جسم نامی نہوگا بلکہ حیوان ہوگا اور وہ کلی جو جزو حقیقت افراد ہے اور تمام مشترک نہین اسکو فصل کہتے ہین اور وہ ایک کلی ہے صادق ہے شی پر جواب مین ای شی ہو فی جوہرہ کے اور اسکی دو قسمین ہین فصل قریب فصل بعید اسواسطے کہ وہ جزو جو تمام مشترک نہین ہے فصل ہے اگر اصلا مشترک نہین اور نوع کو تمیز مشارکات جنس قریب سے دیتا ہو پس وہ فصل قریب ہے جیسے ناطق کہ جزو حقیقت افراد ہے اور اصلا مشترک نہین اور انسان کو تمیز دیتا ہے مشارکات حیوان سے جو جنس قریب ہے اور اگر مشترک ہو مگر تمام مشترک نہو اور نوع کو تمیز دیتا ہو مشارکات جنس بعید سے پس وہ فصل بعید ہے جیسے حساس کہ مشترک ہے درمیان انسان و فرس و غنم کے اور تمام مشترک نہین - اور انسان کو تمیز دیتا ہے مشارکات سے جنس بعید کے کہ جسم نامی ہے اور فصل کو جب نسبت کرتے ہین طرف ماہیت ممیزہ کے یعنی اس شی کے کہ جسکو

فصل نے تمیز دیا ہے اسوقت مین فصل کو نسبت اوسکے مقوم کہتے ہین۔ اور جب طرف ممیز عنہ کے نسبت کرتے ہین۔ یعنی اس شئے کے کہ جسکے مشارکات سے تمیز دیا ہے اس وقت مین فصل کو مقسم کہتے ہین۔ جیسے ناطق کو جب نسبت کرینگے طرف انسان کے تب اسکو مقوم کہینگے اور جب نسبت کرینگے طرف حیوان کے تب اسکو مقسم کہینگے۔ اور جو فصل مقوم عالی کا ہوگا وہ سافل کا مقوم ہوگا اور ہر مقوم سافل عالی کا مقوم نہوگا اور مقسم اسکا بالعکس ہے یعنی جو سافل کا مقسم ہوگا وہ عالی کا مقسم ہوگا۔ اور جو عالی کا مقسم ہو وہ سافل کا مقسم نہوگا جو کلی خارج ہے حقیقت افراد سے اگر مختص ساتھ ایک حقیقت کے ہے اسکو خاصہ کہتے ہین جیسے ضاحک اور کاتب۔ ورنہ عرض عام جیسے ماشی اور حساس پس خاصہ ایک کلی ہے خارج ہے حقیقت افراد سے محمول ہے حقیقت واحدہ فقط جواب مین ای شئی ہو فی عرضہ کے اور عرض عام ایک کلی ہے خارج ہے حقیقت افراد سے مختص بیک حقیقت نہین۔ قدم مثالہما

فصل۔ جان تو کہ جزئی کے جو معنے مذکور ہوے یعنی وہ مفہوم کہ نفس تصور اسکا مانع ہو وقوع شرکت سے درمیان کثیرین کے اسکو جزئی حقیقی کہتے ہین ایسے ہی جزئی کے اور ایک معنے یعنی اخص تحت الاعم اسکو جزئی اضافی کہتے ہین۔ اور جو جزئی حقیقی ہوگا جزئی اضافی ہوگا جیسے زید کہ جزئی حقیقی ہے۔ اور جزئی اضافی بھی کہ انسان کے تحت مین اور وہ عام ہے اور جو جزئی اضافی ہو اسکو جزئی حقیقی ہونا ضرور نہین جیسے انسان کہ حیوان کے تحت مین ہے اور وہ عام ہے اور انسان جزئی حقیقی نہین بلکہ کلی ہے

فصل۔ جان تو کہ نوع کا اطلاق جیسے معنے مذکور پر ہوتا ہے یعنی وہ کلی جو مقول ہو اوپر کثیرین متفقین فی الحقیقۃ کے جواب مین ما ہو کے اور اسکو

نوع حقیقی بھی کہتے ہیں - ایسا ہی نوع کا اطلاق کیا جاتا ہے اس ماہیت پر
کہ مقول ہوا سپر اور اسکے غیر پر جنس جواب میں ما ہو کے جیسے انسان کہ
اسکے اوپر اور فرس پر حیوان مقول ہوتا ہے جواب میں ما ہو کے مثلاً
اگر کوئی پوچھے الانسان والفرس ما ہما جواب حیوان ہوگا - اور جیسے حیوان
کہ اسکے اوپر اور شجر پر جسم نامی مقول ہوتا ہے جواب میں ما ہو کے مثلاً
کوئی اگر پوچھے الحیوان والشجر ما ہما جواب جسم نامی ہوگا - سب انواع سے
جو اعم ہو اسکو نوع عالی کہتے ہیں جیسے جسم اور سب سے جو اخص ہو اسکو
نوع سافل کہتے ہیں اور نوع الانواع بھی جیسے انسان - اور سب سے اوپر
جو جنس ہو اسکو جنس عالی کہتے ہیں اور جنس الاجناس بھی جیسے جوہر اور سب سے
جو نیچے ہو اسکو جنس سافل کہتے ہیں اور جو ما بین نوع عالی اور نوع سافل کے ہے
اسکو نوع متوسط کہتے ہیں - جیسے حیوان اور جسم نامی - اور جو ما بین جنس عالی
اور جنس سافل کے ہے اسکو جنس متوسط کہتے ہیں جیسے جسم نامی اور جسم مطلق

فصل دو کلی اگر کوئی کسی پر کسیطرح صادق نہ آوے اُن دو کو متباین
اور دونوں کی نسبت کو تباین کہتے ہیں جیسے انسان اور فرس - اور اگر صادق
آوے تو دیکھنا چاہیے کہ ہر ایک دوسرے پر کلیاً صادق آتا ہے یا نہیں
بر تقدیر اول ہر ایک کو متساوی کہتے ہیں اور ان دونوں کی نسبت کو تساوی
جیسے انسان اور ناطق - بر تقدیر ثانی اگر صرف ایک جانب سے صدق کلیاً ہو
تو اعم اور اخص مطلق کہتے ہیں جیسے حیوان اور انسان اور ان دونوں کی نسبت کو
عموم خصوص مطلق اور اگر کسی جانب سے صدق کلیاً نہو تو ہر ایک کو اعم اور
اخص من وجہ کہتے ہیں اور نسبت کو عموم خصوص من وجہ جیسے حیوان اور ابیض

فصل - معرف وہ تصور معلوم ہے جس سے تصور مجہول معلوم ہوتے
جیسے تصور حیوان ناطق معلوم مفید ہوا واسطے جاننے تصور انسان مجہول کے

اور اس معرف کی چار قسمین ہین - حد تام - حد ناقص - رسم تام رسم ناقص -
اگر مرکب ہو جنس قریب اور فصل قریب سے تو وہ حد تام ہے جیسے انسان کی تعریف مین حیوان ناطق کہا جاوے - اور اگر مرکب ہو جنس بعید اور فصل قریب سے تو وہ حد ناقص ہے جیسے تعریف کرین انسان کی ساتھہ جسم نامی ناطق کے - اور اگر جنس قریب اور خاصہ سے ہو تو وہ رسم تام ہے جیسے تعریف کرین انسان کی ساتھہ حیوان ضاحک کے - اور اگر مرکب ہو جنس بعید اور خاصہ سے اسکو رسم ناقص کہتے ہین جیسے تعریف کرین انسان کی ساتھہ جسم نامی ضاحک کے - اور تعریف مین الفاظ غریبہ نا در د لانا چاہیے اور تعریف لفظی لفظ کے معنے بتا دینے کو کہتے ہین جیسے کوئی کہے سگ کتے کو کہتے ہین اور گربہ بلی کو -

فصل - پوشیدہ نہ ہے کہ جاننا حقائق موجودات واقعیہ کا جیسے انسان فرس غنم بقر اور تمیز کرنا درمیان اجزاء اور ذاتیات اور عوارض اور خارجیات کے نہایت دشوار بلکہ من قبیل ممتنعات سے ہے اور معلوم کرنا حقائق امور اعتباریہ و اصطلاحیہ کا جیسے اسم فعل حرف منصرف غیر منصرف معرب مبنی اور تمیز کرنا درمیان اجناس و اعراض عامہ و فصول و خواص کے سہل و آسان ہے

التصدیقات - قضیہ وہ مرکب ہے کہ فی نفسہ احتمال صدق و کذب کا رکھتا ہو اور اسکے دو قسمین ہین - حملیہ و شرطیہ اگر محکوم علیہ اور محکوم بہ قضیہ کے مفرد یا حکم مفرد مین ہوئین پس قضیہ حملیہ ہے جیسے زید قائم و زید ابوہ قائم - و گرنہ قضیہ شرطیہ ہے جیسے ان کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود

فصل قضیہ حملیہ مین خواہ موجبہ ہو جیسے زید ہو قائم اور خواہ سالبہ جیسے زید لیس بقائم محکوم علیہ کو موضوع کہتے ہین اور محکوم بہ کو محمول اور

جو لفظ کہ نسبت پر دلالت کرے اُسکو رابطہ جیسے ہو۔ زید ہو قائم ہے یا ہین
اور قضیہ شرطیہ مین محکوم علیہ کو مقدم اور محکوم بہ کو تالی

فصل موضوع اگر قضیہ مین شخص معین ہو تو اس قضیہ کو شخصیہ اور مخصوصہ کہتے ہین جیسے زید قائم اور اگر کلی ہو تو دیکھنا چاہیے کہ نفس حقیقت پر حکم ہے یا افراد پر بر تقدیر اول اس قضیہ کو قضیہ طبعیہ کہتے ہین جیسے الانسان نوع بر تقدیر ثانی اگر مقدار افراد بانیطور بیان کیجاوے کہ حکم کل افراد پر ہے یا بعض پر تو اس قضیہ کو محصورہ اور مسورہ کہتے ہین اور جو لفظ کہ مقدار افراد کو بتلاوے اسکو سور کہتے ہین۔ اور قضیہ محصورہ کی چار قسمین ہین موجبہ کلیہ جیسے کل انسان حیوان۔ سالبہ کلیہ جیسے لا شئ من الانسان بجماد موجبہ جزئیہ جیسے بعض الحیوان انسان۔ سالبہ جزئیہ جیسے بعض الحیوان لیس بانسان اور اگر حکم افراد پر ہو اور مقدار افراد بیان نکیجاوے تو اس قضیہ کو مہملہ کہتے ہین ان الانسان لفی خسر۔ اور مہملہ جزئیہ کا طلازم ہے۔ اور سور موجبہ کلیہ کا کل ہے اور جو لفظ اسکے معنے مین ہو جیسے ہر۔ ہمہ۔ سب اور سور سالبہ کلیہ کا لا شئ اور لا واحد ہے اور جو لفظ اسکے معنے کو مفید ہو۔ اور سور موجبہ جزئیہ کا بعض اور واحد ہے اور جو لفظ انکے معنے مین ہو اور سور سالبہ جزئیہ کا لیس بعض اور بعض لیس اور لیس کل ہے۔

فصل حرف سلب اگر جزء ہو موضوع کا جیسے اللاحی جماد یا محمول کا جیسے الجماد لاحی یا دونون کا جیسے اللاحی لا عالم تو اس قضیہ کو معدولہ کہتے ہین موجبہ ہو یا سالبہ اور اگر حرف سلب جزء نہو کسیکا ان دونون مین تو اس قضیہ کو محصلہ کہتے ہین اگر موجبہ ہو اور بسیطہ کہتے ہین اگر سالبہ ہو۔

فصل کبھی قضیہ مین نسبت کی کیفیت کو بیان کر دیتے ہین کہ یہ نسبت ضروری ہے جیسے کل انسان حیوان بالضرورۃ ولا شئ من الانسان بحجر بالضرورۃ

یا یہ نسبت دائمی ہے جیسے کل فلک متحرک دائما یا وہ نسبت ممکن ہے
جیسے کل نار حارۃ بالامکان العام یعنے آگ کیلئے عدم حرارت ضرور نہین
چاہیے حرارت ضروری ہو یا نہو۔ یا وہ نسبت بالفعل ہے یعنی
احد ازمنہ ثلاثہ مین واقع ہے جیسے کل انسان متنفس بالفعل۔ پس
اس قضیہ کو موجہہ کہتے ہین اور موجہہ کی دو قسمین ہین۔ بسیطہ اور مرکبہ
بسیطہ وہ ہے کہ حقیقت اسکی فقط ایجاب ہے یا سلب ہے۔ و امثلتہا
قد ذکرتہا الان۔ اور مرکبہ وہ قضیہ ہے کہ اسکی حقیقت ایجاب و سلب
دونون سے مرکب ہے کقولنا کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لادائما
اے لاشئی من الکاتب بمتحرک الاصابع بالفعل لے فی احد الازمنۃ الثلثۃ
والتفصیل فی المطولات ترکتہ خوف الاشکال علی المتعلم المبتدی
فصل اگر محکوم علیہ اور محکوم بہ قضیہ کے مفرد یا حکم مفرد مین نہو تو وہ
قضیہ شرطیہ ہے۔ اور قضیہ شرطیہ کی دو قسمین ہین ہین متصلہ اور منفصلہ
متصلہ وہ ہے کہ حکم کیا جاوے اسمین ساتھہ ثبوت نسبت کے بر تقدیر دوسری
نسبت کے پہر وہ متصلہ کی دو قسمین ہین لزومیہ اگر یہ حکم کسی علاقہ سے ہو
جیسے ان کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود ورنہ اتفاقیہ ہے۔ جیسے
ان کان الانسان ناطقا فالحمار ناہق۔ اور منفصلہ وہ ہے کہ حکم کیا جاوے
اسمین ساتھہ تنافی یا عدم تنافی دو نسبت کی صدقا و کذبا۔ اور وہ منفصلہ حقیقیہ
ہے۔ جیسے العدد اما زوج او فرد ولیس ہذا اما ان یکون حیوانا او اسودا
یا صدقا فقط اور وہ منفصلہ مانعۃ الجمع ہے جیسے ہذا الشئے اما شجر او حجر یا کذبا
فقط۔ اور وہ منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جیسے زید اما ان یکون فی البحر
واما ان لایغرق پہر حکم شرطیہ مین اگر کل تقادیر مقدم پر ہو تو وہ کلیہ ہے
جیسے کلما کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود اور اگر بعض تقادیر پر ہو تو

وہ جزئیہ ہے جیسے قد یکون اذا کان الشئ حیوانا کان انسانا اور اگر تقدیر معین پر ہو تو شخصیہ ہے جیسے ان جئتنی الیوم اکرمتک ورنہ مہملہ ہے۔ جیسے ان جئتنی اکرمتک

فصل تناقض مختلف ہونا دو قضیہ کا ساتھ ایجاب وسلب کے اسطور کہ وہ اختلاف لذاتہ اس امر کا مقتضی ہو کہ اگر احدہما صادق ہو تو دوسرا کاذب ہو اور بالعکس اور یہ تناقض نہو گا درمیان دو قضیہ کے مگر بعد اتحاد ان دونوں قضیہ کے آٹھ چیزوں میں کما قال القائل رباعی

در تناقض ہشت وحدت شرط دان ؛ وحدت موضوع ومحمول ومکان

وحدت شرط واضافت جزو کل ؛ قوت وفعل است در آخر زمان

یعنی دونوں قضیہ کا موضوع ایک ہونا چاہیئے جیسے زید قائم وزید لیس بقائم اگر موضوع ایک نہو گا تو تناقض نہو گا جیسے زید قائم وعمرو لیس بقائم اور محمول ایک ہونا چاہیئے جیسے زید قائم وزید لیس بقائم اگر محمول ایک نہو گا تو تناقض نہو گا جیسے زید قائم وزید لیس بقاعد وعلے ہذا القیاس فعلیک باستخراج الامثلۃ مع الاتحاد والاختلاف

فصل عکس مستوی بدلنا دونوں طرف قضیہ کا یعنی جزو ثانی کو اول کرنا اور اول کو ثانی ساتھ باقی رہنے سچائی اور اثبات ونفی کے یعنی اصل قضیہ اگر سچا ہو تو عکس بھی سچا ہو گا اور اصل قضیہ اگر موجبہ ہو تو عکس بھی موجبہ ہو گا اور اصل قضیہ اگر سالبہ ہو تو عکس بھی ایسا ہی ہو گا جیسے کل انسان حیوان وبعض الحیوان انسان ولا شئ من الانسان بحجر ولا شئ من الحجر بانسان

فصل عکس نقیض موضوع کی نقیض کو محمول کرنا اور محمول کی نقیض کو موضوع کرنا ساتھ باقی رہنے سچائی اور ایجاب اور سلب کے

جیسے کہ کہا جائیگا عکس نقیض مین کل انسان حیوان کے کل لاحیوان لاانسان

کذا قال المتقدمون اور متاخرین کے نزدیک عکس نقیض گردانا نقیض جزء ثانی کو جزاول اور عین اول کو جزء ثانی ساتھ مخالفت اصل کے موجبہ اور سالبہ ہونے مین اور موافقت اصل کے سچائی مین جیسے کہ کہا جائیگا کل انسان حیوان کے عکس نقیض مین بلاشئے مما لیس بحیوان بانسان

فصل حجت وہ تصدیقات معلومہ ہین کہ جو مفید ہو واسطے جاننے تصدیقات مجہولہ کے اور اسکی تین قسمین ہین۔ قیاس۔ استقراء۔ تمثیل قیاس وہ ایک قول ہے مرکب ہے قضیون سے کہ جب مان لیا جاوے ان قضیون کو تو لازم آوے بسبب ذات اس قول کے قول دوسرا جسکو نتیجہ کہتے ہین جیسے کہ العالم متغیر وکل متغیر حادث فالعالم حادث اور اس قیاس کی دو قسمین ہین اول استثنائی اگر نتیجہ بعینہا یا نقیض نتیجہ فی الحال اس مین مذکور ہو جیسے کہ انکانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود لکنہا طالعۃ پس نتیجہ اور وہ فالنہار موجود مذکور ہے بعینہا قیاس مین اور اگر کہے تو لکن النہار لیس بموجود نتیجہ دیگا فالشمس لیست بطالعۃ پس نقیض اوسکی اور وہ الشمس طالعۃ مذکور ہے قیاس مین۔ اور دوسرا اقترانی اگر ایسا نہو جیسے کہ کل انسان حیوان وکل حیوان حساس نتیجہ دیگا کل انسان حساس پس نتیجہ اور نقیض نتیجہ فی الحال قیاس مین مذکور نہین اور قیاس اقترانی مین جو نتیجہ نکلیگا اس نتیجہ کے محکوم علیہ کو اصغر اور محکوم بہ کو اکبر اور جو لفظ مکرر ہوتا ہے اسکو حد اوسط کہتے ہین۔ جیسے العالم متغیر وکل متغیر حادث فالعالم حادث۔ عالم کو اصغر کہتے ہین اور حادث کو اکبر اور متغیر کو حد اوسط

اور جس قضیہ مین اصغر ہو اسکو صغرے کہتے ہین جیسے العالم متغیر اور جس
قضیہ مین اکبر ہو اسکو کبرے کہتے ہین جیسے کل متغیر حادث اور جو
قول ان قضیون سے لازم آتا ہے اسکو نتیجہ کہتے ہین جیسے
فالعالم حادث اور جو صورت اور ہیئت کہ رکھنے سے حد اوسط
کے نزدیک اصغر اور اکبر کے پیدا ہوتی ہے اسکو شکل کہتے ہین
اور اشکال چار ہین اسواسطے کہ حد اوسط اگر محمول ہو صغرے مین
اور موضوع ہو کبرے مین جیسے کل جسم موئتلف وکل موئتلف حادث
پس وہ شکل اول ہے اور اگر اسکا عکس ہو یعنی موضوع ہو
صغرے مین اور محمول ہو کبرے مین جیسے کل انسان ناطق وکل ضاحک
انسان پس وہ شکل رابع ہے اور اگر محمول صغرے کبرے دونو مین ہو
جیسے کل ناطق انسان ولا شئے من الحجر بانسان پس وہ شکل ثانی
ہے۔ اور اگر موضوع ہو صغرے کبرے دونو مین جیسے کل انسان ناطق
وکل انسان ضاحک پس وہ شکل ثالث ہے اور چارون شکل کے
انتاج کیلئے شرائط ہین کہ تفصیل اسکی مبسوطات و مطولات مین ہے
شکل اول چونکہ بدیہی الانتاج اور معیار للعلوم ہے اسکے شرائط کے بیان پر
اکتفا کیا جاتا ہے پس جانو کہ شکل اول کے انتاج مین دو شرط ہین
اول ایجاب صغرے دوسرا کلیتہ کبرے اور ضروب منتجہ اسکے چار ہین۔
ضرب اول مرکب ہے صغرے کبرے دونون کلیہ سے جیسے کل انسان حیوان
وکل حیوان حساس فکل انسان حساس ضرب دوسری مرکب ہے صغرے
موجبہ کلیہ اور کبرے سالبہ کلیہ سے جیسے کل انسان حیوان ولا شئے من الحیوان
بجماد فلا شئے من الانسان بجماد۔ ضرب تیسری مرکب ہی صغرے موجبہ جزئیہ
اور کبرے موجبہ کلیہ سے جیسے بعض الحیوان انسان وکل انسان ناطق

فبعض الحیوان ناطق - ضرب چوتھی مرکب ہے ہوجبہ جزئیہ صغرے اور سالبہ کلیہ کبرے سے جیسے بعض الحیوان انسان ولا شئے من الانسان بصاہل فبعض الحیوان لیس بصاہل -

فصل استقراء حکم جزئیات سے استدلال کرنا اوپر حکم کلی کے اور اسکی دو قسمین ہین استقراء تام اگر استدلال کیا جائے بجمیع جزئیات اوپر کلی کے اور یہ قلیل الاستعمال بلکہ قریب من الامتناع ہے اور استقراء ناقص اگر استدلال کیا جائے ساتھ اکثر جزئیات کے اور حکم کیا جائے اوپر کلی کے اور یہ کثیر الوقوع ہے جیسے کہتے ہین کل حیوان زنخدان زیرین کو ہلاتے ہین وقت چبانے کے اسواسطے کہ آدمی اور بیل و بکری اور درندے سب ایسا ہی کرتے ہین اور یہ مفید یقین نہین بوجہ احتمال اس امر کے کہ بعض حیوان اسطور پر نکرتا ہو جیسے ناکہ -

فصل تمثیل استدلال کرنا ساتھ ایک جزئی کے اوپر جزئی آخر کے بوجہ شریک ہونے ان دونون کے ایک کلی مین جو مؤثر فی الحکم ہے جیسے کہتے ہین نبیذ حرام ہے اسواسطے کہ شراب حرام ہے بوجہ اشتراک ان دونون کے اسکار مین اور وہی سکر موجب حرمت ہے اور عرف فقہا مین اسکو قیاس کہتے ہین -

فصل برہان وہ ہے جو مرکب ہو یقینیات سے اور یقینیات کے چند اقسام ہین اولیات جیسے الکل اعظم من الجزء مشاہدات ظاہرہ جیسے الشمس مشرقۃ - مشاہدات باطنہ جیسے ان لنا جوعا و عطشا - تجربیات جیسے السقمونیا مسہل للصفراء حدسیات جیسے نور القمر مستفاد من نور الشمس -

متواترات جیسے مکہ موجود ہ فطریات جیسے الاربعۃ زوج
اور برہان کی دو قسمین ہین لمی اور انی لمی وہ کہ حداوسط علت ہو
واسطے حکم کے ذہن اور واقع مین جیسے ہذا متعفن الاخلاط و
کل متعفن الاخلاط محموم فہذا محموم ہو اور انی وہ ہے کہ حداوسط
علت ہو واسطے حکم کے ذہن مین فقط جیسے ہذا محموم وکل محموم
متعفن الاخلاط فہذا متعفن الاخلاط۔
فلیکن ہذا آخر الرسالۃ والیہ النہایہ وہو بکل شئی علیم

تمام شد

تقریظات علماء کرام مد فیوضہم

ہذا التالیف المنیف فی الاصطلاح المنطقی والتصنیف الضعیف فی الفن المعقول من ثمرة الطبیعة النقادة والقریحة الوقادة الفاضل اللوذعی والعالم اللاذعی بحر الزخار فی الفنون شمس العلماء فی العلوم جبدت الشمس ان تطلع من جبینہ فاستجدت قد امعنت النظر من البدایة الی النہایة فوجدت المطلوب بحرا بحروزا من المعضلات المشکلة مکشوفة المعانی محلولة المطالب فی لسان الاردویة السهلة ظنی ما خال احد مثلہ قبل ذلک فہو الیق ان یجعل مندرجا فی نصاب المدارس فی الجماعات السافلة لتسهیل الافہام والتفہیم للمسائل المنطقیہ للطلاب الابتدائیة لانہ محقوق لما ینبغی ان یحق و مزہوق لما ینبغی ان یزہق واللہ المستعان وعلیہ التکلان فقط

محمد ازان علی مدرس مدرسہ عالیہ سلہٹ

الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا و نبینا محمد سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد میں نے اس رسالہ کو مطالعہ کیا اور نہایت مفید پایا فی الحقیقت جیسے حضرت مؤلف کریم بمصداق الکرام قلیلون عزیز الوجود ہیں اسیطرح انکی یہ تالیف بھی معدوم النظیر ہے۔ خصوصًا ابتدائی جماعتون کے درس کے لئے یہ نہایت موزون کتاب ہے امید ہے کہ اہل فضل ایسی نایاب اور مفید عام تالیف پر قدر دانی کی نگاہ مبذول فرماتینگے فقط

نمقہ الحقیر رمیض الدین احمد فخر المحدثین غفرلہ مدرس گورنمنٹ عالیہ مدرسہ سلہٹ

بعد حمد خالق اکبر و نعت حضرت خیر البشر کے عرض کرتا ہون کہ یہ رسالہ میں نے دیکھا الحق جناب شمس العلماء صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے ایسی سلیس عبارت سے نہایت عمدگی کے ساتھ مسائل منطقیہ کو حل کر دیا کہ نو آموزون کے لئے سمجھنے مین بہت ہی آسان ہوگی

قطعہ

زالفاظش معانی جلوہ فرما ۔۔ چو در مینا شراب ارغوانی
سیاہی و بیاضش زلف و عارض ۔۔ و یا ظلمات و آب زندگانی

اللہم اجعلہا مقبولا بین الانام بحرمۃ النبی علیہ التحیۃ والسلام آمین ثم آمین فقط ۔

کتبہ العبد الحقیر محمد عبد الرحمن غفر لہ ولابویہ بانشندہ راج پاشہ مدرس دوم مدرسہ ربانیہ حسین پور ڈاکخانہ سلطانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن ہو الکل والصلوۃ علی من لہ الکل اما بعد فقیر نے اس رسالہ کو بنظر و فکر دیکھا اپنے قیاس و استقرار مین دیگر رسالون صغرے و کبرے سے احسن و افید پایا نہایت عمدہ مختصر حاوی مسائل ضروریہ منطقیہ ہے لہذا جماعات سافلہ کے طلبہ کو پڑھکر حفظ کر لینا ہی کار آمد ہوگا اور نتیجہ اعلی نکلیگا مجیب الدعوات حضرت فاضل علامہ مولانا مدظلہ العالی مؤلف رسالہ ہذا کو اسکی جزائے جزیل عطا فرمائے آمین ثم آمین

کمترین فقیر محمد معز اللہ خان چشتی نظامی کلیمی مدرس دوم عربی شاخ نظامی مدرسہ عالیہ ریاست رام پور و ملک شاہجہان پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المفضل المنعام الصلوۃ علی النبی وآلہ و خیر الاسلام ۔ اما بعد جو اہل علم بھی اس رسالہ کا مطالعہ کریگا فاضل مصنف کے جواہر افکار کی قدر کریگا یہ رسالہ حسن ترتیب اور سہل المطالب ہونیکے اعتبار سے مبتدی طلبہ کے لئے ابتدائی درجات مین کثیر النفع ہے بڑی خوبی یہ ہے

کہ فن منطق کے اصطلاحات ضروریہ اور مبادی و مسائل منطقیہ پر نہایت اختصار کے ساتھ حاوی ہے ومنہ الہدایتہ والتمکین۔
العبد المسکین محمد رشید الدین سلمہ اللہ تعالے آمین مدرس مدرسہ عالیہ ریاست میسور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شئے علیم اما بعد۔ منطق جو کہ ایک خاص قسم کے ادرکات و معانی مجموعہ کا نام ہے کسی خاص زبان و لغت سے تعلق نہین رکہتا جسطرح کہ دیگر علوم عقلیہ۔ مگر چونکہ ابتداءً اسکی تدوین زبان یونانی مین ہوئی اسیوجہ سے ایک مدت تک یہ علم زبان یونانی کے ساتھہ مخصوص سمجہا جاتا رہا۔ ایک زمانہ کے بعد جو کہ عہد اسلامی کی ترقی اور نشو و نما کا زمانہ کہا جاتا ہے جب مسلمانونکی توجہ اسکی طرف ہوئی تو انہون نے اس علم کو بہی اوس زمانہ کی علمی زبان یعنی عربی مین ترجمہ کرلیا اور اسکی تعلیم و تعلم عربی مین ہونے لگی۔ بعدہ علماء سمرقند و ایران نے بوجہ اسکے کہ فارسی اونکی مادری زبان تہی اس علم کے متعلق تصنیف و تالیف فارسی مین شروع کردی چنانچہ یہ دور بہی ایک زمانہ تک کامیابی کے ساتھہ قایم رہا۔ چونکہ مسلمانان عالم کی اپنی گونان گون خوبیون کی وجہ سے علمی زبان عربی قرار پاچکی تہی اسوجہ سے فارسی زبان و فارسی علم منطق کیطرف جملہ مسلمانون کی توجہ نہین ہوسکی اور اسوقت تک یہ علم عام طور پر عربی ہی مین پڑہایا جاتا رہا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ کچہہ زمانہ سے زبان اردو ایک خاص قسم کی ترقی کر رہی ہے اور تمام علوم اس مین ترجمہ ہوئے ہین جس سے امید ہے کہ بہت جلد مثل دیگر علمی زبانون کے یہ زبان بہی خزینہ دار علوم ہو جائیگی یہ خیال بہت عام ہو چلا ہے کہ تمام علوم ضروریہ

اردو ہی مین پڑہائے جائین۔

نہایت مسرت اور خوشی کی بات ہے کہ اسی ضرورت کو مدنظر رکہتے ہوئے ہمارے مکرم و محترم مولینا مجاہد الدین صاحب فاضل بنگال ضلع سلہٹ نے بہی ایک مختصر سا رسالہ زبان اردو مین تالیف کیا ہے جو ہوقت پیش نظر ہے۔ اور جس کے متعلق یہ سطور حوالہ قلم کیجا رہی ہین یعنی اس رسالہ کو مختلف مقامات سے دیکہا اور پڑہا۔ میرے نزدیک یہ رسالہ ضرور اس قابل ہے کہ درجات ابتدائی (جن مین زبان عربی کی پوری تکمیل نہونے کیوجہ سے علاوہ دقت فن کے دقت زبان بہی ایک بڑی حد تک باعث صعوبت ہوتی ہے) مین داخل کر دیا جائے تو علاوہ دفع صعوبت کے بڑی حد تک زبان اردو کی بہی خدمت کیجا سکیگی۔ امید ہے کہ یہ رسالہ طلبہ کیلئے مفید ثابت ہوگا۔ اور مؤلف ممدوح کیلئے بہی آئندہ اس قسم کی علمی خدمت کا محرک۔ والامر بیده و به التوفیق فقط ۲۵ رجون سنہ ۱۹۲۷ء

کمترین خلق ابن الفضل محمد افضال الحق کان اللہ له

مدرس سوم مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً اما بعد بعض بعض مقامات سے اس احقر نے بہی یہ رسالہ دیکہا اگرچہ اس کمترین کا مطالعہ ہی کیا اور اسکے بعد کسی حال کا بیان ہی کیا مگر جہانتک مین نے اندازہ کیا مبتدی طلبہ کیلئے ضرور مفید ہے ہر مضمون آسان سے آسان ہو لیکن ابتدائً ہر انسان کو اوس سے مناسبت نہونے کیوجہ سے ایک قسم کی نفرت ہوتی ہے اور اوسکی طرف توجہ کرنے سے ایک خاص خلجان عارض خاطر ہو کر ترقی مین خلل انداز ہوتا ہے اگر مضمون کی دقت اور جدت کے ساتہہ اوسکا عنوان اور بیان بہی طبیعت سے

بعید ہوتا ہے تو دیری دقت پیدا ہوجاتا ہے اسلئے ہمیشہ اہل کمال کو اس کا خیال رہا کہ جسقدر مضمون گران اور غیر مانوس ہو اسیقدر اوسکی تعلیم و تفہیم کا سامان تقریری و تحریری سہل کیا جائے اور جہان اس کا خلاف کیا گیا ہے وہان دیری خلجان کو مدنظر رکھکر یا تو ان کتب کو ہی درس سے خارج کر دیا گیا جن مین یہ طرز عمل تھا یا اون کتب کے سہل شرح و حواشی سے کام نکالا گیا - اسلئے طلبہ کی استعداد اور قوانین منطقیہ سے عدم مناسبت اور اردو زبان کی سہولت کو مدنظر رکھکر اس سے طلبہ کو استفاضہ کا موقع دیا جائے تو نہایت انسب ہے

ابوالبیان وجیہ الدین احمد خان قادری مدرس مدرسہ اصلاح قوم ریاست رامپور

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علے نبیہ و آلہ

اس رسالہ کی خوبی اور عمدگی کے بارے مین سوا اسکے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ یہ علامہ معقول اور منقول شمس العلماء مولانا مجاہد الدین صاحب فخر بنگال اور آسام کی تالیف و تصنیف ہے - مولانا ممدوح نے اپنا حق ادا کر دیا ہے اب رہا اسکو رواج دینا اور داخل درس کرنا سو یہ قوم کا کام ہے - امید کہ قوم بھی علے وجہ الکمال اپنے کام کو پورا کریگی اور یہ رسالہ نتیجے کی جماعتون مین بہت مفید و کارآمد ہوگا -

العبد

عبد العزیز عفی عنہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ سلہٹ

تمت الحمد لله تعالى وصلوة على رسوله الكريم اما بعد فقد سرحت نظري عن هذه الرسالة المنيفة في مواضع عديدة فوجدتها مفيدة لمن يريد وقوفا على القواعد الابتدائية في الاصطلاحات المنطقية ونافعة جدا لمن يقصد دركا للمبادي العقلية كيف لا وقد الفها العالم الجليل الفاضل النبيل المالوف بين الانام باسمه المشهور على صفحة الدوران بلقبه شمس العلماء مولانا مجاهد الدين الجامع للعلوم عقلا ونقلا الحاوي للفنون رواية ودراية فاسرعوا اليها بالتلقي والقبول واجتهدوا فيها بالتعلم والحصول فانها لكونها باللسان الهندي سهلة المنال مصرفة عن الاغلال والاملال

محمد شير زمان هزاروي مدرس دوم مدرسه عاليه سلهٹ

٧٨٦

الحمد لله الذي كرم الانسان بالمنطق والصلوة والسلام على رسوله خير الناطق وعلى اله الذين هم نجمة في الدين والعلوم وعلى الذين اوردت فيهم قضية صادقة الصحابي كالنجوم اما بعد فاني نظرت وتصورت في هذه الرسالة النافعة فحصل لي التصديق بانها حجة بالغة او شمس بازغة كيف لا وقد صنفها من هو مسلم في الفن بلا اختلاج كالشكل الاول في الانتاج معروف بين الفضلاء والشرفاء متلقب بلقب شمس العلماء اعني مخدومي المكرم المشهور مولانا المولوي مجاهد الدين المالوي دامت انوار افاضته لامعة ما كانت الشمس طالعة فينبغي لاخواني الطلاب ان يبادروا الى تحصيل هذا العجب العجاب ولصاحب الاختيار والاقتدار ان يروج هذه الكرامة في الاقطار والامصار فانها مفيدة في الملفوظ والمفهوم كالشفاء والسلم في العلوم هذا وانا العبد المقر بالعصيان الراجي الى رحمة الله الرحمن محمد عرفان علي غفر له ولوالديه ولاساتذته في الحساب مدرس لعقيد مولوي مدرسه عاليه سلهٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن لہ الحکم فی الکلیات والجزئیات والصلوۃ علی من ہو الناطق الصادق فی الحملیات والشرطیات وعلی آلہ وصحبہ الذین ہم ہداۃ الخلق بالحجۃ والبرہان ۔ الی تصدیق الرحمن وتصورہ بالجنان

اما بعد فہذہ رسالۃ نافعۃ حاویۃ للمسائل الضروریۃ المنطقیۃ ۔ للطلبۃ فی الدرجۃ الابتدائیۃ ۔ التی الفہا افضل الفضلاء فی المنقول والمعقول شمس العلماء فی الفروع والاصول مولانا ابن مسعود محمد مجاہد الدین زاد حبہ فی تحصیل الیقین لازالت شموس سعدہ بازغۃ وانوار جہدہ لامعۃ ماکان ظنی انہ ینظر الی احوال الصغار والحال انہ معلم للکبار ۔ فہذا من خلوص نیتہ الصادقۃ وطویتہ الخالصۃ ۔ انہ التفت الی نفع الاطفال وانقذہم من صعوبۃ المقال ۔ وارشدہم الی المطالب التی لہم فیہا المآرب فینبغی للذین لہم الاقتدار ۔ ان یسرعوا الیہا بغیر انتظار ۔ لادخالہا فی النصاب ومن اللہ التوفیق للصواب ۔

العبد المذنب محمد شفیق الحق غفر اللہ لہ ولوالدیہ وللمسلمین آمین

معراج الفہوم الی سلم العلوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحانہ ما اعظم شانہ لایحد ولا یتصور ولا ینتج ولا یتغیر تعالے عن الجنس والجہات جعل الکلیات والجزئیات الایمان بہ نعم التصدیق والاعتصام بہ حبذ التوفیق

پاک ہے وہ اللہ کیا ہی بڑی ہے شان اسکی نہین حد کیا جاتا ہے وہ اللہ یا وہ شان اور نہ تصور کیا جاتا ہے وہ یا نہین تصور کرتا ہے وہ اور نہین نچہ دیتا ہے وہ اے لم یلد اور نہ نچہ دیا جاتا ہے وہ اے یولد نہین تغیر آتا ہے نہ اسکی ذات مین اور نہ اسکی صفات مین عالی اور برتر ہے جنس اور جہات سے پیدا کیا کلیات اور جزئیات کو ایمان لانا اسکے اوپر اچھی تصدیق ہے اور مضبوط پکڑنا اسکو اچھی توفیق ہے

قولہ سبحانہ۔ ضمیر راجع ہے طرف اللہ کے جو مضمر ہے ضمائر مین یا مذکور ہے زبانون پر یا مصرح ہے بسم اللہ مین اور سبحانہ مصدر ہے مضاف ہے

طرف فاعل یا مفعول کے۔ اصل اسکی سبح اللہ سبحانا اے بری اللہ تعالے برارۃ من العیوب والنقائص یا سبحہ سبحانا مصدر کو جب اضافت کرتے ہین طرف فاعل یا مفعول کے تو اسکے فعل کو حذف کردیتے ہین ۔ قولہ ما اعظم شانہ ۔ ما اعظم صیغہ تعجب ہے اور یہان تعجب بہ سبب حیرت کے ہے اور شان منصوب ہے قولہ لایحد حال ہے شان سے یعنی اوسبحانہ تعالے کی شان کی کوئی حد اور انتہا نہین کل یوم ھو فی شان وشیونہ لاتحد ولاتحصی ۔ یا حال ہے ضمیر سے جو راجع ہے طرف اللہ تعالے کے یعنی وہ اللہ تعالے کسی حد کیساتھ محدود نہین اسواسطے کہ حد اور منتہے اور طرف واسطے مقدار کے ہے ۔ اور اللہ تعالے اس سے منزہ اور پاک ہے یا بطور براعۃ استہلال کے حد سے مراد معرف جو مرکب ہے اجزار اور ذاتیات سے شے کی اس صورت مین معنے کلام مصنف کے یہ ہونگے کہ او سبحانہ تعالے معرف بمعرف جو مرکب ہو اجزار اور ذاتیات سے نہین ہوتا ہے ۔ اس واسطے کہ وہ بسیط ہے مرکب اجزا اور ذاتیات سے نہین اس واسطے کہ وہ مستلزم احتیاج ہے اور احتیاج منافی وجوب ہے اسبحانہ تعالے واجب بالذات اور واجب الوجود ہے ۔ قولہ لایتصور ۔ علے صیغۃ المجہول یعنی بالکنہ وبکنہ نہین لیکن بالوجہ وبوجہ ہو سکتا ہے اور ہو رہا ہے جاننا چاہیے کہ تصور کی چار قسمین ہین اسواسطے کہ اگر ذاتیات مراۃ ہوں شئے کے جاننے کی تو وہ تصور بالکنہ ہے ورنہ تصور بکنہہ ہے اور اگر عرضیات مراۃ ہون تو وہ تصور بالوجہ ہے ورنہ تصور بوجہہ ہے واجب تعالے کا تصور بالکنہ نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اسکے ذاتیات اور اجزار نہین ہے کما علمت سابقاً اور تصور بکنہہ بھی نہین ہوتا ہے اس واسطے کہ واجب تعالے کا وجود اور تشخص عین ذات ہے اور فطرۃ سلیمہ اور بداہت اسپر شاہد ہے

کہ موجود بوجود خارجی اور متشخص بتشخص خارجی ہو ہو گیکے ذہن مین حاصل
نہین ہو سکتا ہے اور اگر بفرض محال حاصل ہو جاسے تو قائم بالذہن
اور محتاج الی المحل ہوگا اور یہ امر وجوب وجود اور وجوب ذاتی کے
منافی ہے - اور علے صیغۃ المعلوم یہ معنے ہونگے کہ اللہ تعالے تصور
نہین کرتا ہے یعنی علم الہی بحصول صورت نہین بلکہ حضوری ہے
والتفصیل والتحقیق فی المطولات من ارادالاطلاع علیہ فلیطلب منہا
کالقاضی وملا حسن وملا مبین - قولہ لاینتج علے صیغۃ المعلوم اے لم یلد
او علے صیغۃ المجہول اے لم یولد لانہما متنافیان للتوحید والوجوب -
قولہ لایتغیر - لافی ذاتہ ولافی صفاتہ اس واسطے کہ ذات الہی اور
صفات الہی ازلی ابدی ہین اور واجب ہین من جمیع الجہات مصرع
الآن کما کان ولم یلق زوالا - قولہ تعالے عن الجنس والجہات - یعنی
او سبحانہ تعالے بری اور پاک ہے مجانس ومماثل سی لیس کمثلہ شئ
یا بطور براعۃ کے تصریح ہے اس امر کی جو لا یجد مین معلوم ہوا ہے
کہ اللہ تعالے کے اجزا نہین اور جنس جزو ہوتا ہے فلا جنس لہ
اور جہات سے یا جہات ستہ مراد ہے یعنی جہات ستہ سے
بری اور پاک ہے - پس یہ نہین کہا جائیگا کہ اللہ فوق مین ہے
یا تحت مین ہے الے غیر ذلک یا جہات سے مراد امتدادات ثلثہ
ہے - پس نہین کہا جائیگا کہ اللہ تعالے طویل تعالے عریض ہے
عمیق ہے اور لفظ جہات مین بطور ایہام کے براعۃ حاصل
ہوتی ہے اسواسطے کہ جہات جمع جہت کی ہے اور جہت
مقولات میزان مین سے ہے - قولہ جعل الکلیات والجزئیات
فی المنہیۃ فیہ اشارۃ الی القول بالجعل البسیط

ہو الحق کما ینطق بہ القرآن المجید انتہی - وجہ اشارہ یہ ہے
کہ مصنف نے مفعول ثانی کو ذکر نہیں کیا جیسے قرآن مجید میں
ذکر نہیں کیا فی قولہ تعالے جعل الظلمات والنور - اسکا
واسطے کہ جعل بسیط ایک مفعول کو مستدعی ہے اور جعل مولف
دو مفعول کو - جانتو کہ ممکنات جب بقعۂ لیس سے طرف
صفحۂ ایس کے یعنی محل عدم سے طرف عالم وجود کے
یعنی نیستی سے طرف ہستی کے آئے تو ضرور ہے تاثیر اور اثر
سے جو تابع ہے اوس تاثیر کے پس اثر بالذات یا بالنفس
ماہیت ہے اور وجود اور اتصاف ماہیت بالوجود بالعرض
یا اثر بالذات اختلاط ماہیت بالوجود ہے اور ماہیت اور وجود
بالتبع پس اول جعل بسیط ہے جو قائل اسکے اشراقیہ ہیں
اور ثانی جعل مولف ہے جو قائل اسکے مشائیہ ہیں اور جعل بسیط
ایک مفعول کو مستدعی ہے اور جعل مولف دو مفعول کو پس
باعتبار جعل بسیط کے کہا گیا ہے جعل الکلیات والجزئیات
اے خلق الکلیات والجزئیات یعنی پیدا کیا کلیات اور جزئیات کو
اور باعتبار جعل مولف کے کہا جائیگا جعل الکلیات والجزئیات
موجودہ یعنی صیر الکلیات والجزئیات یعنی کلیات اور جزئیات کو
موجود گردانا ودلائل الفریقین مذکورۃ فی الکتب الطوال -
قولہ الایمان بہ نعم التصدیق - یعنی ایمان لانا اللہ پر یا اسکے
پاک ہونے پر یا جعل پر مطلقاً اچھی تصدیق ہے اس میں اشارہ ہے
کہ ایمان تصدیق قلبی کو کہتے ہیں اور اقرار باللسان اور عمل
بالارکان اسکا جزو نہیں کما قال بعضہم - قولہ والاعتصام بہ حبلہ

اعتصام کے معنے [illegible] مارنا یعنی مضبوط پکڑنا - بہ اے باللہ تعالےٰ حبذا بمعنے نعم یعنی اچھا اور بہتر توفیق بھلا اور بہتر کام کے اسباب کو موجود کردینا -

والصلوة والسلام علےٰ من بعث بالدلیل الذی فیہ شفاء لکل علیل - وعلےٰ آلہ واصحابہ الذین ہم مقدمات الدین و نجح الہدایۃ والیقین - اما بعد فہذہ رسالۃ فی [illegible]اعۃ المیزان سمیتہا بسلم العلوم - اللہم اجعلہ بین المتون کالشمس بین النجوم -

اور رحمت اور حسن ثنا اور سلامتی من العیوب والنقائص ہو جانب سے اللہ تعالےٰ کے اس شخص پر جو بھیجا گیا ساتھ ایسی دلیل کے جس میں شفاء ہے ہر بیماری کو - اور اُن لوگوں پر جو انکے طریق پر چلے اور ہمراہ رہے - وہ لوگ پیشوا اور موقوف علیہ ہیں دین کے - اور دلیل ہیں راستہ پانے اور یقین پر پہونچنے کی - لیکن بعد حمد و نعت کے یہ ماحضر فی الذہن یا یہ مکتوبات ایک رسالہ ہے فن منطق میں - نام رکھا میں نے اسکا سلم العلوم یعنی نردبان علموں کا اے اللہ گردان تو اسکو اور متنوں کے درمیان میں مثل سورج کے درمیان ستاروں کے